USAID
امریکی عوام کی طرف سے

عورت فاؤنڈیشن

خواتین کو جنسی ہراساں کرنے کے خلاف قوانین

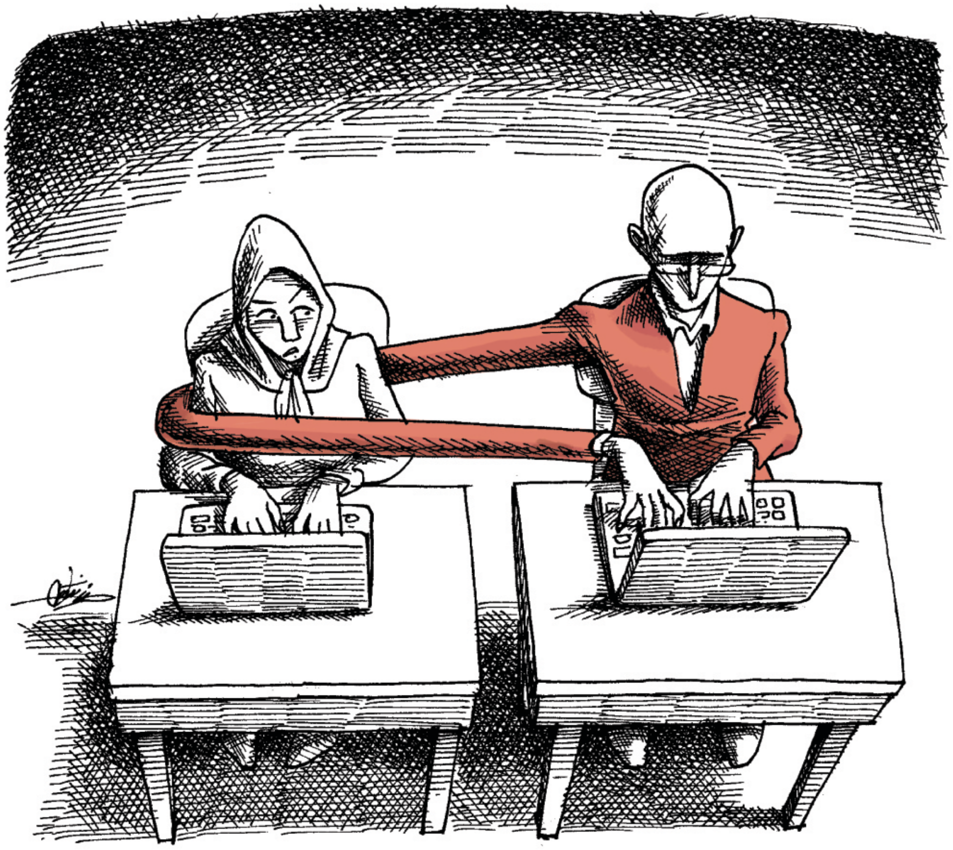

GEP
Gender Equity Program صنفی مساوات پروگرام

BLUE VEINS
Awareness. Action. Advocacy

جائے ملازمت پرخواتین کوجنسی ہراساں کرنے کیخلاف قانونی مسودہ، 2010ء

یہ قانون اس حقیقت کا ادراک کرتے ہوئے عمل میں لایا گیا کہ ملکی معاشی ترقی اور خوشحالی کے لیے خواتین کا بااختیار ہونا ناگزیر ہے۔اس قانون کا بنیادی مقصد دفاتر میں ایسے محفوظ ماحول کو یقینی بنانا ہے جہاں خواتین ہراساں ہوئے بغیر باوقار طریقے سے فرائض انجام دے سکیں۔ پورے پاکستان اور تمام اداروں بشمول وفاق، تمام صوبوں، سرکاری، نیم سرکاری، غیر سرکاری ملٹی نیشنل، کارپوریٹ رجسٹر شدہ سول سوسائٹیز اور نجی طور پر چلنے والے صنعتی اداروں میں کمپنیز آرڈیننس (فرمان) 1984ء (XLVII of 1984) کے تحت اس قانون کا اطلاق ہوتا ہے۔

یہ قانون خطے میں اسلام اور دیگر مذاہب کو مدِنظر رکھتے ہوئے بنایا گیا ہے۔علاوہ ازیں بنیادی حقوق اور بین الاقوامی انسانی حقوق کو بھی معیار بنایا گیا ہے۔مفصّل قانون کی تیرہ دفعات اور ایک ضابطہ کار ہے۔ ہراساں کرنے کا قانونی مسودہ، تعزیراتِ پاکستان (پی پی سی) 1860ء کی دفعہ 509 اے کے مماثل ہے۔شکایت کی صورت میں کوئی بھی مرد و عورت مستقل و عارضی ملازم، کارآموز فی گھنٹہ، یومیہ یا ماہوار تنخواہ دار اس قانون سے استفادہ کرسکتا ہے۔جنسی عدم تفریق کے باوجود تمام طریقہ کار جنسی حساسیت کو یقینی بناتا ہے جبکہ اس کے ایکٹ کا "بیان برائے اعتراضات و وجوہات" خصوصی طور پر پیشہ ور خواتین کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔

دفاتر میں ہراساں کرنے کے تمام افعال جو متاثرہ شخص کے کام کی کارکردگی پر بُرا اثر ڈالتے اور اُسے پُرخطر و پُرتشدد ماحول کا شکار بناتے ہیں، جرم کے زمرے میں آتے ہیں۔ اس میں جسمانی تعلق کے لیے پیش قدمی، متاثرہ شخص کی مرضی کے خلاف زبان، تحریر یا جسمانی اظہار کے ذریعے جنسی تعلقات کی دعوت دینا، ذلت آمیز رویہ اختیار کرنا اور پیشکش مسترد کرنے پر متاثرہ شخص کو سزا دینا جیسے جرائم شامل ہیں۔

اس حوالے سے شکایت رسمی یا غیر رسمی طور پر تفتیشی افسر (Ombudsman) یا اس ادارے کی تحقیقاتی کمیٹی جہاں شکایت کنندہ برسرِ روزگار ہے، کو درج کرائی جاسکتی ہے۔ اس قانون کے مطابق تمام ادارے ایسی تحقیقاتی کمیٹی بنانے کے مجاز ہیں۔ شکایت کے تین روز کے اندر کمیٹی ملزم سے سات روز میں جواب داخل کرانے کو کہے گی۔ جواب داخل نہ کرانے کی صورت میں کمیٹی ملزم کے مؤقف کے بغیر ہی کاروائی جاری رکھے گی۔ تحقیقاتی کمیٹی اپنے نتائج اور تجاویز تحقیق شروع ہونے کے تیس یوم کے اندر مجاز اتھارٹی کو پیش کرے گی۔ اس میں ملزم کو گنہگار جانتے ہوئے سزائیں بھی تجویز کی جاسکتی ہیں۔ مجاز اتھارٹی تجاویز وصول ہونے کے ایک ہفتے کے اندر ان سزاؤں کو یقینی بناسکتی ہے۔ غلط الزامات کی صورت میں کمیٹی، تفتیشی افسر سے شکایت کنندہ کے خلاف مقدمے کی تجویز بھی دے سکتی ہے۔

تمام مالکان پر فرض ہے کہ وہ دفاتر میں خواتین کو جنسی طور پر ہراساں کرنے کے خلاف ضابطہ کار کو انتظامی حکمت عملی کا حصہ بنائیں، تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دیں اور کوڈ آف کنڈکٹ کو انگریزی اور مقامی زبانوں میں شائع کرائیں۔ اگر مالکان ایسا نہیں کرتے تو ملازم ان کے خلاف ضلعی عدالت سے رجوع کرسکتا ہے۔ عدالت پچیس ہزار سے ایک لاکھ روپے تک جرمانہ کرسکتی ہے۔ قانون میں نفسیاتی و معاشرتی مشاورت اور طبی علاج، مقررہ حد سے زائد طبی چھٹیوں اور معالی معاونت کی سہولت بھی موجود ہے۔

دیگر چھوٹی سزاؤں میں 'تذلیل' (censure) شامل ہے جس سے مراد غلط حرکت پر باضابطہ احتجاج اور خفگی کا اظہار ہے۔ اس کے علاوہ وقتی طور پر ملازم کی ترقی اور دیگر مراعات روکی جاسکتی ہیں، غلط کارکردگی کی بنا پر ترقی بھی وقتی طور پر روکی جاسکتی ہے جبکہ متاثرہ شخص کو ملزم کی تنخواہ یا دیگر ذرائع سے آمدن میں سے مخصوص حصہ دیا جا سکتا ہے۔ اہم سزاؤں میں ملزم کی تنزلی، جبری

ریٹائرمنٹ،نوکری سے سبکدوشی اور جرمانہ شامل ہیں۔جرمانے کی رقم متاثرہ شخص کوادا کی جاسکتی ہے۔ اگر مالک خودملوث ہے تو شکایت کنندہ کو براہِ راست رقم ادا کی جائے گی۔

(جنسی طور پر ہراساں کرنے پر) فوجداری کا قانونی مسوّدہ، 2009ء

سرکاری اورنجی اداروں میں جنسی طور پر ہراساں کرنے کے واقعات روز بروز بڑھ رہے ہیں۔اس طرح خواتین ان ضمانتوں سے محروم رہ جاتی ہیں جن کا وعدہ ان سے آئینِ پاکستان میں کیا گیا ہے۔ملکی آبادی کے 50 فیصد افراد کو تحفظ فراہم کرنے کی غرض سے حکومتِ پاکستان نے Criminal Law Act on Sexual Harassment 2009 بنایا۔اس قانون نے تعزیراتِ پاکستان 1860ء اور ضابطہ فوجداری 1898ء میں موجود جنسی ہراس پھیلانے کے خلاف تحفظ کومزید تقویت دی ہے۔

اس قانون میں جنسی ہراسانی کی واضح تعریف کی گئی ہے۔یہ سات سزاؤں کو یقینی بناتا ہے جبکہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 509 کے مطابق غلط لفظ کا استعمال بھی جنسی طور پر ہراساں کرنے کے زمرے میں آتا ہے۔یہ قانون ملک بھر میں لاگو ہوتا ہے۔اگرچہ قانون میں کسی ایک جنس کو فوقیت نہیں دی گئی، تاہم بیان برائے اعتراضات و وجوہات کے مطابق خواتین ہی سب سے زیادہ مستفید ہوتی ہیں کیوں کہ زیادہ تر متاثرہ بھی وہی ہیں۔

اس ایکٹ میں جنسی طور پر ہراساں کرنے کے لیے تمام ہتھکنڈوں کی سزا مقرر ہے۔اس میں دھمکی، جنسی تعلق کی کلامی یا جسمانی حرکات وسکنات کے ذریعے خواہش کرنا، جسمانی تعلق کے لیے مجبور کرنا اور جسمانی تعلق کا تقاضا پورا نہ ہونے کی صورت میں ملازمت سے سبکدوشی، کسی کے کام میں مداخلت اوراس کے اردگرد ماحول خراب کرنا شامل ہیں۔اس قانون کے زیرِ اثر کسی فرد کو گھورنا، جنسی نوعیت

کے لطائف، غیر اخلاقی تصاویر اور قابلِ اعتراض اشیاء دکھانا اور کسی شخص کو اس پر رائے دینے کا کہنا اور سیٹی بجانا تک شامل ہیں۔

یہ قانون جنسی حوالے سے قانون کی خلاف ورزی کرنے پر ہر جگہ بشمول مارکیٹ، اور ہر شخص پر لاگو ہوتا ہے۔ اس حوالے سے خواتین کو دیکھ کر سیٹی بجانا، اُنھیں چھیڑنا اور گھورنا اور غیر اخلاقی گانا بجانا شامل ہیں۔ قانون کی چند شقیں گھریلو جنسی تشدد کا بھی ذکر کرتی ہیں۔ نہ صرف دفتری اوقات بلکہ اس کے بعد بھی مذکورہ بالا میں سے کوئی واقعہ پیش آئے تو وہ اسی زمرے میں شمار ہوگا۔ اس قانون کے تحت دفتر میں جنسی طور پر ہراساں کیے جانے کے خلاف مقدمے کے دوران میں یہ ضروری ہے کہ ہراساں کیے جانے کے واقعے کا تعلق کسی طرح ملازمت سے ہو۔

فرسٹ کلاس مجسٹریٹ ان مقدمات کی سماعت کر سکتا ہے۔ اس قانون کے تحت جرم کے مرتکب شخص کی ضمانت منسوخ ہو جاتی ہے جبکہ ملزم کو بغیر وارنٹ گرفتار کیا جا سکتا ہے۔ دفعہ **509** اے کے تحت تین سال قید، جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں جبکہ باتوں یا اشاروں سے جنسی طور پر ہراساں کرنے کا جرم تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ **509** کے زیرِ تحت ہے جس کی سزا تین سال اور جرمانہ پانچ لاکھ یا دونوں سزائیں ایک ساتھ ہیں۔ تاہم اس قانون کے تحت متاثرہ فرد کو،

Protection of Women from Harassment at Workplace 2010

کے مقابلے میں کوئی مالی امداد یا معانت نہیں ملتی۔

خواتین کی انصاف تک رسائی کے لیے پشاور ڈسٹرکٹ کورٹس میں معلوماتی ڈیسک کا قیام

بلیو وینز (فلاحی اور سول سوسائٹی تنظیم) نے صنفی مساوات پروگرام کے تحت یو۔ایس۔ایڈ USAID کے تعاون سے ڈسٹرکٹ کورٹس پشاور میں قانونی معلوماتی ڈیسک کا قیام عمل میں لایا ہے، جس کا مقصد خواتین کی انصاف تک رسائی کو آسان، ممکن اور یقینی بنانا ہے۔ ڈیسک پر موجود خواتین سہولت کار ڈیسک پر آنے والے افراد کو مفت قانونی مشورے اور معاونت فراہم کر رہی ہیں، ساتھ ہی وہ عورتیں جو کسی بھی قسم کی صنفی امتیاز یا تشدّد کا شکار ہیں اور انھیں قانونی امداد کی ضرورت ہے، اُن کو وکلاء سے متعارف کرواتی ہیں جو اُن کو اپنی قانونی خدمات اور قانونی کاروائی بغیر کسی فیس کے فراہم کرتی ہے۔ اسکے علاوہ بے سہارا عورتوں کو صحت اور شیلٹر کے سہولیات مہیا کرنے والی تنظیموں سے منسلک کیا جاتا ہے۔ مالی طور پر کمزور خواتین کسی بھی قانونی معلومات یا امداد کے لیے ڈیسک پر موجود سہولت کاروں کی مدد عدالت کے اوقات کار میں حاصل کر سکتی ہیں۔

یہ کتابچہ امریکی عوام کی طرف سے ادارہ ریاستہائے متحدہ امریکہ برائے بین الاقوامی ترقی، عورت فاؤنڈیشن کے صنفی مساوات پروگرام کے توسط سے بلیو وینز نے شائع کیا ہے، اس کے مندرجات بلیو وینز کی ذمہ داری ہیں اور اس کا USAID ،امریکی حکومت اور عورت فاؤنڈیشن کے خیالات کا عکاس ہونا ضروری نہیں۔